105826 ـ كمپيوٹر كے ذريعہ تصوير بدلنا اور جسم پر كسى دوسرے كا سر لگانا

سوال

كسى كارٹون (سوپر مين) كى شخصيت پر كسى انسان كا سر لگانے كا حكم كيا ہے، يا كسى شخص كا كسى دوسرے شخص كے جسم پر (يعنى ميں اپنے بھائى كا سر كسى ايسے شخص كے جسم پر لگا دوں جو عمرہ كر رہا ہے، تو اس سے پتہ چلے كہ عمرہ كرنے والا ميرا بھائى ہے) ليكن چہرے ميں كوئى تبديلى نہ كى جائے، اور نہ ہى اس ميں كوئى خرابى كا مقصد و رغبت نہ ہو ؟

برائے مہربانى آپ اس كا تفصيلى جواب ديں.

پسنديده جواب

الحمد لله.

سوال نمبر (82366) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ جس نے فوٹو گرافى والى تصوير كى اجازت دى ہے اس نے شرط ركھى ہے كہ مصور اس ميں كسى بھى قسم كى تبديلى يا خوبصورتى كا اضافہ نہ كرے؛ كيونكہ يہ رسم اور خاكہ ميں شامل ہوتا ہے، اور جمہور علماء كے ہاں يہ حرام ہے.

اس ميں كوئى فرق نہيں كہ وہ تبديلى حقيقى ہو يا خيالى، كيونكہ يہ سب حرام ہے؛ اس كى دليل صحيح مسلم ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے حديث مروى ہے:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سفر سے واپس تشريف لائے تو ميں نے اپنے دروازے پر ايك پردہ لٹكا ركھا تھا جس ميں پروں والے گھوڑوں كى تصوير تھيں، تو انہوں نے مجھے حكم ديا تو ميں نے اسے اتار ديا "

صحيح مسلم حديث نمبر (2107).

الدرنوك: ايك قسم كے پردے كا نام ہے.

تو يہ حديث ذى روح كى تصوير كى ممانعت پر دلالت كرتى ہے چاہے وہ تصوير خيالى ہى ہو، اور اس كا حقيقت ميں كوئى وجود نہ ہو، كيونكہ حقيقت ميں پروں والے گھوڑے موجود ہى نہيں ہيں.

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بدصورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیکل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے.

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں.. الخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرک کا ذریعہ ہیں.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 479).

اور اگر تصویر میں تبدیلی دھوکہ اور فراڈ کے لیے ہو یا پھر کسی شخص کی بےعزتی کرنے کے لیے تو پھر یہ اور بھی زیادہ حرام اور شدید گناہ کا باعث ہو گی.

واللہ اعلم .